REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم یک شنبہ

۲۵ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ | ۲ تبوک ۱۳۳۵ ہش ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ حرارت کا سلسلہ ابھی چل رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو بائیں پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اوقیانوسی تنظیم سویز پر غور کریگی

قاہرہ یکم ستمبر۔ قاہرہ ریڈیو نے برطانوی وزارت کے حوالہ سے خبر دی ہے۔ کہ شمالی اوقیانوس کی تنظیم کا اجلاس آئندہ اکتوبر میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں نہر سویز کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں برطانیہ کی نمائندگی برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلوان لائڈ کریں گے۔

ناصر کے اعتراض کا جواب

واشنگٹن یکم ستمبر۔ صدر ناصر نے نہر سویز کے متعلق صدر آئزن ہاور کے بیان پر جو اعتراض کیا تھا۔ امریکی صدر نے کل ایک پریس کانفرنس میں اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۱۸۸۸ء کے معاہدہ کے تحت مصر نہر سویز کے متعلق دوسری قوموں کے حقوق کو غصب نہیں کر سکتا۔

روس میں ایٹم بم کا نیا تجربہ

ماسکو یکم ستمبر۔ کل ماسکو ریڈیو نے اس خبر کی تصدیق کی کہ روس میں گذشتہ ماہ کی ۲۴ اور ۳۰ تاریخ کو ایٹمی ہتھیاروں کے بعض نئے تجربات کئے گئے ہیں۔ ان تجربات کا مقصد روسی فوج کی دفاعی حالت کو مضبوط بنانا بیان کیا گیا ہے۔ کل واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور نے بھی ان تجربات کا ذکر کیا انہوں نے کہا گذشتہ جمعرات کو روس نے سائبیریا کے علاقے میں نیا ایٹمی تجربہ کیا ہے۔ روس نے ۲۴ اگست کو جو تجربہ کیا تھا۔ یہ تجربہ اس سے بہت بڑا تھا۔

مزید فرانسیسی فوج مشرقی بحیرہ روم روانہ ہوگئی

"اگر سویز کے مسئلہ پر جنگ چھڑی تو مشرق وسطی پر روسی قبضہ کی راہ ہموار ہو جائیگی"

(مانچسٹر گارڈین)

پیرس یکم ستمبر۔ جب سے برطانیہ اور فرانس نے مشرق وسطی میں متحدہ اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ فرانسیسی فوج برابر مارسیلز سے قبرص پہونچ رہی ہے۔ کل بھی ایک جہاز چار ہزار فوجیوں کو لے کر مشرقی بحیرہ روم روانہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور جہاز دو ہزار فوجیوں کو قبرص بھیجنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔

حکومت فرانس نے ہنگامی حالات کے پیش نظر جن جہازوں کو اپنے قبضہ میں لیا ہے۔ ان کو بھی فوجیں اور سامان وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے کام میں لایا جائے گا۔ ان میں ۵ عام جہاز ۹ مال لے جانے والے اور دو تیل بردار جہاز شامل ہیں خیال ہے یہ سب جہاز بھی عنقریب فوجیں لے کر قبرص روانہ ہو جائیں گے۔

انگلستان کے اخبار مانچسٹر گارڈین نے اپنے ایک اداریٔ مقالہ میں لکھا ہے۔ حکومت برطانیہ کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر منزیز مشن کامیاب ثابت نہ ہو۔ تو فوراً جنگ چھیڑ کر نہر سویز کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تیاریوں سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کرنل ناصر نے لنڈن کانفرنس کی تجاویز مسترد کر دیں۔ تو برطانیہ اور فرانس کی فوجیں یکدم مصر میں داخل ہو جائیں گی۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ جنگ اس مسئلہ کو حل کرنے کا قطعاً کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہاں اس سے سارے مشرق وسطی پر روسی قبضہ کا راستہ ضرور ہموار ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں برطانیہ اور فرانس اقتصادی لحاظ سے بالکل محصور ہو کر رہ جائیں گے۔

کراچی ۳۱ اگست۔ معاہدہ بغداد کی اقتصادی کمیٹی کی مواصلات سب کمیٹی کا پہلا اجلاس اگلے ماہ کراچی میں ہو رہا ہے۔

قائد اعظم کی برسی کے موقعہ پر قومی پرچم سرنگوں کئے جائینگے

کراچی یکم ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۱ ستمبر کو قائد اعظم کی برسی کے موقعہ پر گزشتہ سالوں کی طرح اس بار بھی پاکستان بھر میں قومی پرچم سرنگوں رہیں گے۔ اور عام جلسے منعقد کئے جائیں گے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے احمدی طلباء اور اساتذہ کی طرف سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار

ربوہ۔ یکم ستمبر صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول تعطیلات موسم گرما کے بعد کھلنے پر جملہ احمدی طلباء اور اساتذہ کے ایک اجلاس میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے منافقین کے موجودہ فتنہ کو واضح طور پر سب کے سامنے بیان کیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

"تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے سٹاف اور جملہ احمدی طلباء کا یہ اجتماع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنی گہری عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا ہے۔ جماعتی تنظیم کے موجودہ دور میں اور حضرت اقدس کی علالت کے ایام میں منافقین نے منصب خلافت اور جماعتی اتحاد کو نقصان پہنچانے کی جو ناپاک سازش کی تھی حضرت اقدس کی دور بین نگاہ نے خداداد فراست اور غیر معمولی ذہانت سے اس کے دور رس خطرات کو بھانپ لیا۔ اور آپ نے اس نازک وقت پر جس قابلیت کے ساتھ منافقین کی امیدوں پر پانی پھیرا اور جماعت کے نظام اور منصب خلافت کے وقار کو قائم رکھا ہے۔ یہ حضور ہی کا حصہ ہے۔ ہمارا یہ اجتماع حضور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر فرد آج سے بیالیس سال پہلے والے اسی سکول کے ان طلباء کی نیک اور جرأت مندانہ ایمانی غیرت کا نمونہ دکھائے گا جنہوں نے اپنے بعض سرکردہ اساتذہ کی مخالفت اور دبدبہ کے باوجود خلافت سے وابستگی کا عملی ثبوت دیا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ حضور کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ اور اسلام اور احمدیت کو وہ تمام ترقیات نصیب ہوں جو موجودہ نظام خلافت سے وابستہ ہیں۔"

خاکسار منظور احمد اختر سٹاف سکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۶ء

میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی

قسط نمبر ۲

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۳۰ اگست)

ہم نے ایک حالیہ اداریہ میں جناب الحاج میاں محمد صاحب رئیس لائل پور کی کھلی چٹھی کے متعلق جو پیغام صلح میں شائع ہوئی۔ ایک اصولی پہلو پر بحث کی تھی۔ جو میاں محمد صاحب کے اس ادعا سے تعلق رکھتی ہے۔ کہ وہ احمدیوں اور پیغامیوں کے اختلاف ختم کرنے کی کوشش فرماتے رہے ہیں۔

ہم جہانتک اظہار خواہش کا تعلق ہے۔ آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک آپ کی سعی و کوشش کا تعلق ہے۔ ہم نے عرض کیا ہے۔ کہ آپ کی بیان کردہ کوششیں "حسن سلوک" وغیرہ معمولی انسانی نیکیاں ہیں۔ اور ایسی باتیں گو اچھی سمجھی جائیں۔ لیکن ان کا اس اصولی بات سے کوئی تعلق نہیں۔ جو ہم نے پچھلے اداریے میں واضح کی ہے۔ ہم نے لکھا تھا۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب کی خواہش بھی اتحاد و اتفاق کی ہوتی تو وہ اول تو قادیان کو نہ چھوڑتے۔ خواہ کچھ بھی ہوتا۔ اور انجمن کے کثرت رائے کے فیصلہ کی اطاعت کرتے۔ یہ تو تھا اتحاد کا طریقہ جو اگر وہ چاہتے تو اختیار کر سکتے تھے۔ مگر آپ نے دوسرا طریقہ یعنی تفریق و بغاوت کا طریقہ اختیار کیا۔ اور لاہور میں آکر ایک الگ معاندانہ اڈا قائم کر کے "میاں صاحب" کے خلاف "اعلان جہاد" کر دیا۔ اور "قادیانی" "قادیانی" کا شور ڈال کر اور چند اختلافی عقائد کو لیکر جن سے عام مسلمان چڑ سکتے تھے۔ وسیع پیمانے پر "قادیانی عقائد" کا پراپیگنڈا شروع کر دیا۔

یہ درست ہے۔ کہ اختلافات تھے۔ مگر ہم جناب میاں محمد صاحب کے گوش گذار جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ یہ اختلافات قطعاً اندرونی تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجیہات پر مبنی تھے۔ اس لئے چاہیئے تھا۔ کہ انہیں جماعت کے اندر ہی رہنے دیا جاتا۔ اگر یہ جماعت کے اندر ہی رہتے۔ تو کوئی بات نہ تھی۔ یہ درست ہے۔ کہ بعض غیر از جماعت لوگ بھی ان سے واقف ہو چکے تھے۔ مگر جب ان کی بنا پر قادیان کے مقابلہ میں ایک معاندانہ اڈا لاہور میں قائم کر لیا گیا۔ اور اختلافات کے متعلق وسیع پیمانہ پر لٹریچر شائع کر کے غیر از جماعت لوگوں میں تقسیم کرنا شروع ہو گیا۔ اور مقابلہ میں قادیان سے بھی ان کے جوابات نکلنے شروع ہوئے۔ تو ساری دنیا میں جماعت کے اندرونی تفریق و تشتت کی شہرت ہو گئی۔

یہ شہرت یونہی نہیں ہوئی۔ بلکہ عمداً کی گئی۔ اور بدبدا کر کی گئی۔ اور خاص اغراض و مقاصد کے پیش نظر کی گئی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ میاں محمد صاحب اگر اس تمام لٹریچر پر جو اس ضمن میں شائع ہوا ہے۔ خواہ لاہور سے یا قادیان سے اسے سرسری ملاحظہ کریں گے۔ تو ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ جہاں قادیان سے صرف دفاع کیا جاتا رہا۔ وہاں لاہور سے جارحانہ حملے ہوتے رہے۔ اور ایسے رنگ میں ہوتے رہے۔ کہ جس سے "جماعت احمدیہ" عام غیر از جماعت لوگوں میں زیادہ سے زیادہ بدنام ہو۔ جس کا لازمی اثر یہ بھی ہوا تھا ۔ کہ غیر از جماعت لوگ "احمدیت" کے دشمن ہو جائیں۔

"پیغامی" اکثر اور شاید میاں محمد صاحب بھی احمدیت کے خلاف غیر از جماعت لوگوں کی طرف سے جو ہنگامے ہوئے۔ ان کا الزام "عقائد" پر دھرتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ "پیغامیوں" نے جتنا زیادہ ہمارے "عقائد" کے خلاف غلط پراپیگنڈا غیر از جماعت لوگوں میں کیا۔ اس کا اثر ہمیشہ یہی ہوا۔ کہ آنے والے قادیان کا ہی زیادہ تر رخ کرتے رہے۔ اور احمدیہ بلڈنگ لاہور کی طرف کم ہی توجہ کی گئی۔

اسکی وجہ شاید میاں محمد صاحب نہ سمجھ سکیں۔ اس لئے ہم ذرا تھوڑی سی وضاحت کر دیتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی۔ کہ جو لوگ اسلام کی تجدید و احیاء کی خواہش لیکر نکلتے ہیں۔ اور عام "مولوی" سے بیزار ہوتے ہیں۔ وہ کسی ٹھوس انقلابی بات کی تڑپ رکھتے ہیں۔ احمدیہ بلڈنگ میں ان کو یہ خاص چیز نہیں مل سکتی۔ بلکہ وہاں انہیں یہ بات نظر آتی ہے۔ کہ وہ بھی عام غیر از جماعت علماء کی "ہاں میں ہاں" ملانے ہی میں دن رات لگے رہتے ہیں۔ آنے والا خیال کرتا ہے۔ کہ جب یہاں بھی وہی کچھ ہے۔ جو دوسرے علماء احمدیت کے خلاف بتاتے ہیں۔ تو ہم واپس ہی کیوں نہ چلے جائیں۔ مگر جب وہ "جماعت احمدیہ" میں آتا ہے۔ تو اس کو محسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ دنیا ہی اور ہے۔ اس کو نئی زمین اور نیا آسمان نظر آنے لگتے ہیں۔ اس کو محسوس ہوتا ہے۔ کہ تعلق باللہ کا جو چشمہ حیوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کیا ہے، وہ یہیں ہے۔ اس کا دل پکڑا جاتا ہے۔ اس کے خلاف احمدیہ بلڈنگس لاہور میں ان باتوں کو بس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ختم سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ مقصد یعنی "احیائے تعلق باللہ" جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض کا ایک مرکزی نقطہ ہے۔ احمدیہ بلڈنگس میں قابل تضحیک "جلالی رنگ" تعلی وغیرہ اور پیری مریدی کے ناموں سے موسوم ہوتا ہے۔

ہم میاں محمد صاحب سے صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ جو اختلاف کے ختم کرنے کے لئے اپنی کوشش بیان فرماتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ اگر آپ کی یہ خواہش واقعی حقیقی ہے۔ تو اختلاف کی ٹھوس وجوہات پر غور کریں۔ اور اس لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ جو اس انجمن کے ریزولیوشن کی بغاوت کر کے لاہور میں الگ اڈا قائم کرنے سے بھی پہلے سے شروع ہوا تھا۔ اور ابھی تک ختم نہیں ہو پایا۔ وہ انجمن جس کو آپ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی واحد جانشین سمجھتے ہیں۔

جہاں تک عقائد کے اختلاف کا تعلق ہے۔ ہم پیغامیوں کو نہ صرف سراسر غلطی پر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہم جو بات یہاں کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ان اختلافات کو پیغامیوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کے لئے ہمیشہ عمداً استعمال کیا ہے۔ یہاں تک کہ کوئی بات ہو۔ کسی مضمون پر لکھنا ہو۔ سب سے پہلے پیغامی ان اختلافات سے بسم اللہ کرتے ہیں۔ اس طریق سے وہ اپنے لئے تو کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پے درپے نقصان پہنچانے کی دانستہ یا نادانستہ کوشش کرتے رہے ہیں۔

میاں محمد صاحب شاید یہ سنکر حیران ہوں گے۔ لیکن ہمارا ذاتی اندازہ یہ ہے۔ کہ "پیغامیوں" نے دانستہ یا نادانستہ مخالفین احمدیت سے بھی کہیں زیادہ ان خصوصیات کو مٹانے کی کوشش کی ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن سے وابستہ ہیں۔ اور جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے میں مبعوث فرمایا۔ جب قرآن کریم کی تعلیم ثریا پر چڑھ چکی ہے۔ اور بحر و بر میں فساد پھیل چکا ہے۔ جب زمانہ کی سب سے بڑی بیماری "تعلق باللہ" سے کلی انکار اور مادیات کا دور دورہ ہو گیا ہے۔

ہم یہاں عقائدی اختلافات پر بحث نہیں کر رہے۔ اور نہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ چند اختلافات کو لیکر الگ اڈا جمانے نے احمدیت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور ایسا محض اطاعت کا طریق نہ اختیار کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اصل نقصان رساں چیز جذبۂ بغاوت ہے۔ جس نے پیغامیوں کو خلیفہ اول رضؓ کے عہد سے ہی نافرمانی کے طریقوں پر قائم کر دیا۔ اور یہ عادت بگڑتے بگڑتے علیحدہ اڈا قائم کرنے پر منتج ہوئی۔ ایسی صورت میں ہم الحاج میاں محمد صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ بجائے اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت ضائع کرنے کے اس اصولی بات پر غور کریں۔ اور اپنے دوستوں کو بھی اس پر غور کرنے کے لئے کہیں۔

اسی باغیانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ کہ احمدیہ بلڈنگ والوں کو ہر روز نت نئے سرے سے تنظیم کرنی پڑتی ہے۔ اور صلحیں اور سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ مولوی محمد علی صاحب کی وفات پر "ریسل" ہونے کا تجربہ کرنا پڑا۔ اور ڈاکٹر غلام محمد صاحب کو اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۵۶ء احمدیہ بلڈنگس یہ اپیل کرنی پڑی ہے۔ کہ

"اب اگر کوئی شخص اس سے علیحدہ ہو کر کام کرتا ہے۔ تو آپ بتائیے۔ کہ اس کے دل میں آپ کی وصیت کی کوئی عزت ہے؟ میں تو کہوں گا۔ کہ ایسے شخص کو حضرت کے ساتھ اور آپ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

انجمن سے الگ کام کرنا جماعت کی مرکزیت کو توڑنا ہے۔ یہ ایک دھوکا ہے کہ ہم انجمن سے الگ نیکی اور اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ مامور نے جو انجمن بنائی تھی۔ اس کو چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ کام کرنا قوم کی تباہی کا موجب ہے۔ بے شک نیکی کا کام ہے۔ جو آپ کرتے ہیں۔ لیکن اس راہ پر چل کر کریں۔ جو حضرت صاحب

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی ایک حیرت انگیز پیشگوئی

۱۹۳۷ء کے میاں عبدالوہاب (ابن حضرت خلیفہ اوّل رضؓ) کی قلم سے

"محمود کی کوئی کتنی شکائتیں ہمارے پاس کرے ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہمیں تو اس میں وہ چیز نظر آتی ہے۔ جو ان کو نظر نہیں آتی۔ یہ لڑکا بہت بڑا بنے گا۔ اور اس سے خدا تعالیٰ عظیم الشان کام لے گا"

۱۹۳۷ء کا وسط آخر احمدیت میں حد درجہ نازک دور ہے۔ کیونکہ یہی وہ تاریک ایام ہیں جن میں مصری فتنہ کے شرارے پوری قوت سے ابھر آئے۔ اور جماعت کو خلافت سے برگشتہ کرنے کی ایک نہایت گہری سازش کا انکشاف ہوا۔ ان ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود کے خلاف نہایت زہریلا پروپیگنڈا کیا گیا۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی اولاد کو ہم نوا بنانے کے لئے یہ شرمناک افترا کیا گیا کہ (معاذ اللہ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب مرحوم کو زہر دے دی تھی۔ دوسرے تمام ہتھکنڈوں کی طرح فتنہ پردازوں کی یہ چال بھی پوری طرح ناکام ہوگئی۔ چنانچہ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے تمام افراد کی طرف سے میاں عبدالوہاب صاحب نے ایک زبردست مضمون لکھا۔ جس میں عائد کردہ الزام کو بہتان عظیم قرار دیتے ہوئے بتایا کہ نہ صرف میاں عبدالحی صاحب مرحوم حضور پر نور کی خلافت پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے۔ بلکہ خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے نزدیک حضور کا مقام نہایت ارفع و بلند تھا۔ اور آپ نے متعدد مرتبہ خلافتِ ثانیہ کے متعلق کھلی کھلی پیشگوئیاں کی تھیں۔ — زمانہ کے انقلابات ملاحظہ ہوں۔ کہ وہی عبدالوہاب صاحب جنہوں نے ۱۹۳۷ء میں خلافتِ محمودیہ کی حقانیت کے متعلق ناقابل تردید شواہد پیش کئے تھے۔ آج خود بھی ان فتنہ پردازوں کی کشتی میں سوار ہو چکے ہیں۔ اور اس برگزیدہ شخصیت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ جو حضرت خلیفہ اول رضؓ کی نگاہ میں بے حد محبوب اور منظور نظر ہے۔ اس کے مقابل وہ لوگ جنہیں انیس سال قبل وہ مفتری "بدباطن" اور "کمینے" سمجھتے تھے۔ اب ان کی اور ان کے گلے بندھوں کی الفت و عقیدت کے مرکز ہیں۔ یہ واضح حقیقت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ میاں عبدالوہاب صاحب خلافت ثانیہ سے ہی منحرف نہیں ہوئے۔ انہوں نے اپنے مقدس باپ اور جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بھی اعلان جنگ کر دیا ہے۔ بہرحال اس مختصر سے تبصرہ کے ساتھ ذیل میں میاں عبدالوہاب صاحب کا مذکرہ مضمون (جو عبرت و بصیرت کا دردانگیز مرقع ہے) ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(دوست محمد شاہد)

حال ہی میں جماعت کے خارج شدہ اصحاب کی طرف سے ایک پوسٹر شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اہل پیغام میں سے بعض افراد کے ایک پرانے بہتان کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کو نعوذ باللہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے زہر دلا کر مروا دیا تھا۔ اور یہ فعل اسلئے کیا تھا کہ کہیں انہیں خلافت سے معزول کرکے وہ خود خلیفہ نہ بن جائیں۔۔۔۔۔ میں خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول کے تمام افراد کی طرف سے اس ناپاک افترا کی تردید کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں ان ھذا الابھتان عظیم والدہ صاحبہ حضرت مولوی عبدالحی صاحب اور سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی بیماری میں ہر وقت ان کے ساتھ رہتی تھیں۔ کیا کوئی ماں اپنے بچوں کو زہر دینا برداشت کر سکتی ہے۔ ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا گیا ہے۔

ان سے زیادہ چاہے پیچھے کتنی کہلائے

اصل بات یہ ہے کہ انسان جب غصہ اور کینہ کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے تو اسے ہوش نہیں رہتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ دنیا میں اختلافات بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان میں کمینگی کی حد تک پہنچ جانا شیوہ شرافت نہیں۔ ان لوگوں کا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی فوت شدہ اولاد کے متعلق جبکہ وہ اس دنیا میں نہیں کہ اپنے اوپر عائد شدہ الزامات کی تردید کر سکے۔ یہ الزام لگانا کہ وہ خلافت کی دشمن تھی انتہا درجہ کی بزدلی اور نامردانگی ہے۔

ملک غلام فرید صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی عبدالحی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے مولوی عبدالحی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "بچے تم مجھے پیارے ہو بہت پیارے ہو بہت پیارے مگر محمود مجھے تم سے بھی بہت زیادہ پیارا ہے۔" یہ واقعہ درس کے وقت کا ہے۔۔۔۔۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کوئی شکایت کی گئی۔ والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا کہ محمود کی کوئی کتنی شکائتیں ہمارے پاس کرے۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہمیں تو اس میں وہ چیز نظر آتی ہے جو ان کو نظر نہیں آتی۔ یہ لڑکا بہت بڑا بنے گا۔ اور اس سے خدا تعالیٰ عظیم الشان کام لے گا۔

صاحبزادہ عبدالحی صاحب نے اس مقدس باپ کی گود میں تربیت پائی تھی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جگہ چھوڑ کر اپنی جگہ بٹھایا کرتا تھا۔ جو حضور کی تقریر سنکر خوشی سے ان کا ماتھا چوم لیا کرتا تھا۔ جو آخری ایام میں بوجہ کمزوری خود نماز نہ پڑھا سکتے تھے تو حضور کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا ہوا تھا۔ اور اپنی جگہ جمعہ پڑھانے کیلئے بھی آپ ہی کو بھیجا کرتا تھا۔ حتےٰ کہ آپ نے ایک دفعہ وصیت بھی لکھ دی کہ میرے بعد "خلیفہ محمود" ہوگا۔ جو کئی دفعہ اس بات کا اظہار کیا کرتا تھا کہ خاندان نبوت میرا بے حد مطیع و فرمانبردار ہے۔ خصوصاً میرا پیارا محمود تم سب سے زیادہ میری اطاعت کرتا ہے۔ جس نے اپنی تقریر میں یہ لفظ بھی کہے کہ میرا خیال تھا کہ محمود خلیفہ بنے۔ اس لئے اس کی تربیت کے لئے خود کوشاں بھی رہا۔ مولوی عبدالباقی صاحب بہاری ایم۔ اے نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد خلافت ثانیہ کے زمانہ میں خلافت کے چند دشمن حضرت مولوی عبدالحی صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ خلیفہ بن جاتے۔ تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ مولوی عبدالحی صاحب نے باوجود بچپن کے ان کو فرمایا۔ یہ تو آپ کو آپ کے نفس دھوکہ دے رہے ہیں یا آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر میں خلیفہ بنتا۔ تب بھی آپ میری اطاعت نہ کرتے۔ اطاعت کرنا آسان کام نہیں۔ میں اب بھی تمہیں حکم دوں۔ تو تم ہرگز نہ مانو۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا۔ کہ آپ ہمیں حکم دیں۔ پھر دیکھیں کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں مولوی عبدالحی نے کہا

اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کرلو۔ یہ سنکر وہ لوگ کہنے لگے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔

ہمارے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کاپی ہے مکرم منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے پاس اس کی نقل بھی موجود ہے۔ یہ کاپی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے بنائی تھی۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ موعود لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام اشتہارات معہ سبز اشتہار کے آپ نے اس کاپی کے ساتھ لگا کر جلد کروائے ہوئے ہیں۔ کیا اس سے صاف پتہ نہیں لگتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پسر موعود والی تمام پیشگوئیوں کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جانتے تھے۔

مولوی عبدالحی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت کا سبق اپنے مقدس باپ سے سیکھا تھا۔ مولوی عبدالحی صاحب یقیناً اپنے محترم باپ کے سعادت مند فرزند تھے۔ اس لئے یہ کہنا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مخالف تھے اس لئے حضور نے ان کو زہر دے کر مروا دیا ایک ناپاک جھوٹ ہے۔ جس کے تصور سے بھی گھن آتی ہے ایسے خطرناک جھوٹے الزامات لگانے کے بعد بھی یہ لوگ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں۔

...... مولوی عبدالحی صاحب ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہوئے ان کی اپنی خواہش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکان پر ان کو لے جایا گیا۔ جتنے ڈاکٹر آپ کے علاج کے لئے لگے ہوئے تھے۔ سب کے سب حضرت خلیفۃ المسیح اول کے فدائی تھے۔ ان الزام لگانے والوں کی اس ناپاک بدظنی کی زد صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر ہی نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سارے ڈاکٹر اور طبیب نعوذ باللہ بدفطرت اور کمینے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے زہر دینے کی سازش میں شریک تھے اور تو اور خود مرحوم عبدالحی صاحب کی والدہ بھی شریک تھیں۔ کیونکہ وہ ہر وقت دیکھ رہی تھیں کہ میرا بچہ دشمنوں میں گھرا ہوا ہے اور اس کے بچانے کی کوئی فکر نہ کرتی تھیں . . . .

ابھی تو ان بدباطن لوگوں نے یہ جھوٹ بولا ہے آگے آگے دیکھنا کہ یہ لوگ ایسی ایسی باتیں کہیں گے کہ آپ کانوں پر ہاتھ دھریں گے۔ اور شرافت آنکھیں نیچی کر لے گی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان الذین فتنوا المومنین و المومنات ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جھنم و لھم عذاب الحریق۔

جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنے میں ڈالتے ہیں اور پھر توبہ نہیں کرتے۔ ان کو اللہ تعالیٰ جہنم کے دردناک عذاب کا مزہ چکھائے گا۔

ہم ان فتنوں سے گھبراتے نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان لا کر پھر منافق یا مرتد ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک مصلحت الٰہی یہ بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ مامور من اللہ کے ہزار ہا دشمن بیرونی طور پر ہوتے ہیں۔ جو اس کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں ایسا ہی اللہ تعالیٰ یہ بھی چاہتا ہے کہ اندرونی طور بھی جو لوگ چاہیں اس سے کھلم کھلا دشمنی کر لیں اور جتنی کوشش اس کے نیست و نابود کرنے کے لئے کر سکتے ہیں کر لیں تا آخر ان تمام بیرونی اور اندرونی دشمنوں کو ناکام اور نامراد کر کے مامور من اللہ کو ان سب پر غالب کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ مامور من اللہ کی تائید میں کام کرتا ہوا دکھائی دے۔ اسلئے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض وقت وہ لوگ جن کو ظاہری طور پر یعنی لوگوں کی نظروں میں مامور سے ایک گہرا تعلق ہوتا ہے وہ بھی مرتد ہو جاتے ہیں اور پھر دشمن خوشی کے مارے بغلیں بجاتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ ان سب باتوں کے باوجود مامور کو محفوظ رکھتا ہے اور اس کے سلسلہ کو ترقی دیتا ہے۔ اور کوئی بات خواہ وہ ابتداء میں اس سلسلہ کے لئے کیسی ہی خطرناک ہو دراصل وہ کھاد کا کام دیتی ہے اور اس کی ترقی و خوشنودی کا ذریعہ بن جاتی ہے"۔

پس ایک بڑا فائدہ اس فتنہ سے یہ ہوا ہے کہ جماعت کا تعلق خلافت سے مستحکم تر ہو گیا ہے۔ اور اس جماعت کے بچوں اور عورتوں نوجوانوں اور بوڑھوں غریبوں اور امیروں غرض ہر ایک نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص و محبت کا وہ نمونہ دکھایا ہے۔ جسے تاریخ کبھی نہیں بھولے گی۔ سچ ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ گنج

خاکسار
عبدالوہاب عمر خلف
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ
(الفضل ۱۴ اگست ۱۹۳۷ء)

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔

درخواست دعا

میں عرصہ تین سال سے ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہوں۔ بیماری کی تشخیص میں بتایا گیا ہے کہ یہ ہڈیوں کی ٹی بی ہے۔

احباب میرے لئے درد دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

خاکسار محمد شریف ربوہ محلہ دارالرحمت غربی

ضروری اعلان برائے زائرین قادیان

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

بہت سے پاکستانی احباب قادیان جاتے رہتے ہیں۔ جن کے متعلق نہ تو قبل از وقت دفتر حفاظت ربوہ کو کوئی علم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی قادیان کے احباب کو اس کے متعلق کوئی اطلاع دی جاتی ہے لہذا قادیان کے مخصوص حالات کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو پاکستانی دوست قادیان جانا چاہیں۔ انہیں قبل از وقت دفتر حفاظت مرکز ربوہ سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ امید ہے۔ سب احباب اس ہدایت کی تعمیل فرمائیں گے تعمیل اور نگرانی کی غرض سے یہ ہدایت قادیان بھی بھجوائی جا رہی ہے۔

امراء صاحبان مقامی و ضلع ہائے مغربی پاکستان یہ اعلان مساجد میں سنا کر ممنون فرمائیں اور اس کی نگرانی رکھیں۔

فقط والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۲۰/۸

شکریہ احباب

— از محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب ربوہ —

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبی اور تکلیف دہ بیماری کے بعد اس عاجز کو محض اپنے فضل سے شفا بخشی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

بیماری کے دوران میں میرے محبوب آقا صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس شفقت اور احسان کا سلوک فرمایا ہے۔ میرے جسم کا ہر ذرہ اس کے لئے شکرگزار ہے۔ آقا کا بندے سے یہ سلوک بندے کے لئے باعث صد برکت و رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت و عمر میں برکت عطا فرما دے۔

جماعت احمدیہ پنڈی لاہور نے بالخصوص اور دوسرے احباب جماعت نے بالعموم جو خدمت کی ہے اس کے لئے میں تو کیا محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر دے" حضور ایدہ اللہ کی دعا کے بعد یہ عاجز ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس بیماری میں ہمدردی فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بیماری کے باعث فرداً فرداً شکریہ کرنے سے قاصر ہوں۔ میں نے ایک بار پھر اس اخوت اور مروت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے اندر پیدا کیا تھا۔ (خاکسار:۔ ڈاکٹر سید غلام غوث ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

حفظِ مراتب

(از مکرم عبد الکریم صاحب - پشاور)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ مرزا خدابخش نے عسل مصفّٰی حصہ دوم میں کہا تھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ "تقویٰ میں علم و فضل میں ...... (نعوذ باللہ) بلامبالغہ اپنے متبوع سے بڑھے ہوئے تھے۔"

حضرت خلیفہ اول رضؓ کی حد سے زیادہ تعریف و توصیف کرنے والے دو شخص تھے۔ ایک مرزا خدابخش۔ دوسرے اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی جس نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کو "نور الدین اعظم" کا خطاب دیا تھا۔ ان ہر دو جھوٹی تعریف کرنے والوں کا بالآخر یہ انجام ہوا۔ کہ جماعت سے ان کا تعلق کٹ گیا۔ اکبر شاہ خاں صاحب تو کھلے طور پر غیروں میں مل گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے۔ کہ درجہ سوم کے کاملین دو قسم کے ہوتے ہیں۔ یعنی ایک تو اپنے جذبات نفسانیہ پر مجاہدہ۔ کسب و سلوک کے ذریعہ غالب آتے ہیں۔ اور اپنے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کرتے ہیں۔ مگر دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو فطرتاً بغیر کسب اور سلوک اور مجاہدہ کے شکم مادر سے ہی ایک ایسی بناوٹ لیکر پیدا ہوتے ہیں۔ کہ وہ خدا کی محبت کا جذبہ اور اس کے رسول کے ساتھ روحانی تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے مدارج عالیہ میں "کسب و سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں ہوتا"۔

پھر صفحہ ۶۷ پر کہا کہ "میں بموجب آیہ کریمہ واما بنعمت ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں۔ کہ مجھے خداتعالیٰ نے اس تیسرے درجہ میں داخل کرکے وہ قسمت بخشی۔ جو کہ میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی"۔

یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی مقدس کے حکم کیا گیا۔ کہ "ان مخالفین کو کہدے۔ کہ میں چالیس سال تک تم میں رہتا رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو۔ کہ میرا کام افترار اور دروغ نہیں ہے۔ اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا"۔ (تریاق القلوب ص۱۵۸)

پھر آپ نے دنیا کو کھلے الفاظ میں چیلنج فرمایا :-

"کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

مگر افسوس ہے۔ وہ جو اپنے تئیں "بڑے" خیال کرتے تھے۔ انہوں نے ہی بدگمانی کی۔ حالانکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جو مقام حاصل کیا ہے۔ وہ کسب و سلوک اور مجاہدہ کے ذریعہ حاصل کیا۔ بلکہ جب تک انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستگی اختیار نہ کی۔ باوجود مجاہدوں کے بھی وہ اپنے جذبات نفسانیہ پر غالب نہ آسکے۔ چنانچہ مولوی حسن علی مرحوم مسلم مشنری آف بھاگلپور نے اپنی کتاب تائید حق میں لکھا ہے۔ کہ میں جب دسمبر ۱۸۹۳ء میں بتقریب جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور گیا۔ تو میں نے بوقت ملاقات مولوی نور الدین صاحب سے سوال کیا۔ کہ مرزا صاحب سے جو آپ نے بیعت کی ہے۔ اس میں کیا نفع دیکھا۔ جواب دیا کہ "ایک گناہ تھا۔ جس کو میں ترک نہیں کر سکتا تھا۔ جناب مرزا صاحب سے بیعت کر لینے کے بعد وہ گناہ نہ صرف چھوٹ گیا۔ بلکہ اس سے مجھے نفرت ہوگئی"۔ (کتاب تائید حق اڈیشن مارچ ۱۹۱۴ء ص۸۵)

الغرض مرزا خدابخش کی تعریف کی مثال مدعی سست اور گواہ چست کی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اہل پیغام کے دلوں میں اختلاف سے مدتوں پہلے نفاق کی مرض پیدا ہو چکی تھی۔ جس کا اظہار مختلف رنگوں میں ان کی حرکات سے وقتاً فوقتاً ہوتا تھا۔

(۲) اہل پیغام نے جو خفیہ ٹریکٹ اظہار الحق نمبر ۱ و نمبر ۲ شائع کئے تھے۔ نمبر ۲ میں ایک یہ اعتراض بھی کیا گیا تھا۔ کہ "مرزا محمود احمد صاحب ایسے بدظن ہیں۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ کشمیری گزٹ اور پیغام صلح کا احمدی ایک ہی ہے۔"

مجھے اس بات کا تو علم نہیں۔ کہ مذکورہ بالا بات سیدنا امیر المومنین نے فرمائی تھی یا نہیں۔ مگر اصل حقیقت یہی ہے۔ جو آپ کی طرف منسوب کرکے راقم ٹریکٹ نے لکھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۱۳ء میں میرا خالہ زاد بھائی سید حبیب مرحوم ایڈیٹر اخبار سیاست۔ ان دنوں اخبار کشمیری میگزین کے سب ایڈیٹر تھے۔ (محمد الدین فوق اس کے مالک تھے) انہی دنوں میں ایک "خادم قوم" کی چٹھی کشمیری میگزین میں شائع ہوئی۔ جس میں اظہار الحق کے ہر دو نمبروں کی تائید کی گئی تھی۔ میں نے سید حبیب کی خدمت میں لکھا۔ کہ یہ "خادم قوم" کون صاحب ہیں، آپ مجھے اس کا نام بتا سکتے ہیں؟ مگر سید صاحب نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ چند روز کے بعد وہ جلالپور آئے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ عزیز من نامہ نگار کا نام بتانا اخباری اصول کے خلاف ہے۔ مگر میں اتنا آپ کو بتا دیتا ہوں۔ کہ نامہ نگار تمہارے لاہور کی جماعت کے اکابرین میں سے ایک شخص ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر یہ بات لکھی ہے۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ یہ بات بالکل درست ہے۔ جو میں نے لکھی ہے۔ الفاظ میں فرق ہو سکتا ہے۔ مگر مفہوم اس کا یقیناً یہی تھا۔

(۳) اہل پیغام کے بعض ممبروں کے دلوں میں جیسا کہ میں نے پہلے لکھا ہے۔ نفاق ۱۹۱۴ء سے پہلے ہی پیدا ہو چکا تھا۔ اور وہ خلافت احمدیہ کے تباہ کرنے کے منصوبے مدتوں پہلے تیار کرنے میں مصروف تھے۔ اس امر کا ثبوت صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ ۱۹۰۸ء سے ملتا ہے۔

پہلے مولوی محمد علی صاحب نے رپورٹ کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ

"حضرت مسیح موعودؑ نے جب اس انجمن کی بنیاد رکھی۔ تو ساتھ ہی سلسلہ کے کاروبار کے نظم و نسق کے لئے ایک مجلس بھی مقرر فرمائی۔ جس کا نام مجلس معتمدین ہے ...... اس مجلس کے سپرد حضرت اقدسؑ نے سلسلہ کے کل انتظامی کاروبار کو کیا...... اور اس کے تمام فیصلوں کو قطعی قرار دیا۔"

پھر اسی رپورٹ کے صفحہ ۹۲ پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی تقریر درج ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ :-

"صدر انجمن احمدیہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۹۲)

اسی بنا پر اہل پیغام کے بعض ممبروں نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کے ساتھ الجھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ بھیرہ کے ایک مکان کی فروختگی نے نازک صورت اختیار کی۔ پھر انہوں نے کوشش کی۔ کہ جو روپیہ احمدی حضرت خلیفہ اول رضؓ کو بطور نذرانوں کے دیتے ہیں۔ وہ خزانہ انجمن میں داخل کریں۔ اس کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضؓ نے دسمبر ۱۹۱۱ء کی تقریر میں فرمایا :-

"تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل (۱۹۱۱ء) تک میں اسے مولوی محمد علی کو دے دیا کرتا تھا۔ مگر کسی کو (محمد علی نے) غلطی میں ڈالا۔ اور اس نے کہا کہ یہ روپیہ ہمارا ہے۔ اور ہم اس کے محافظ ہیں۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا۔ کہ میں دیکھوں یہ کیا کر سکتے ہیں ایسا کہنے والے نے غلطی نہیں کی بے ادبی کی۔ اسے چاہیئے کہ وہ توبہ کرے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ توبہ کرے۔ اب بھی توبہ کرلیں۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کریں گے تو ان کا انجام اچھا نہ ہوگا۔"

(اخبار بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء ص۳)

مذکورہ بالا الفاظ میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ حرف بحرف پوری ہو گئی ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی بے ادبی کرنے والے کون تھے؟ یہی جو آج ان کی عزت قائم کرنے کا بہانہ بنا کر پھر اللہ تعالےٰ کی رضا کے خلاف جو ممسوح و معطر ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکلے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے جس طرح ان کو گذشتہ پچاس برس میں ناکامی و نامرادی کا منہ دکھایا ہے اب بھی وہ انشاء اللہ تعالیٰ سوائے ذلت و رسوائی کے اور کوئی بہتری حاصل نہ کر سکیں گے۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

نے بنائی ہے۔ دنیا میں جو بھی انجمن بنائی جائے۔ اگر اس کے ممبر الگ الگ ہو کر اس کام کو کرنا چاہیں۔ جو انجمن کے سامنے ہے۔ تو کیا آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ انجمن قائم رہ جائے گی؟ کیا قوم کی مرکزیت اس سے برقرار رہ سکتی ہے۔ کہ ہر شخص الگ ہو کر اپنے طور پر کام کرے؟ خدا کے لئے ایسا رستہ اختیار نہ کرو۔ جس سے اجتماعیت اور مرکزیت جاتی رہے۔" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۵۶ء)

باغیانہ روح کا یہی انجام ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے الٰہی سلسلوں میں خلافت کا نظام جاری کیا ہے۔ جب آپ نے اس الٰہی نظام کو چھوڑ دیا ہے۔ تو اب ایسی اپیلوں کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟

"اگر ہزار وعدے ہو جائیں"

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی ایک پاکیزہ خواہش

خدام کا فرض

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے تعمیر مسجد جرمنی کے لئے دو سو روپیہ کی فراہمی کی رپورٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ:

"...... باقی خدام کی جماعتوں کو بھی تحریک کریں۔ شاید اللہ تعالیٰ

اور لوگوں میں بھی جوش پیدا کرے اگر ہزار وعدے ہو جائیں

تو یہ کام ہو جائے گا!"

اسی سلسلہ میں سیالکوٹ شہر کی مجلس کی طرف سے ۵۰۰/- روپے کا وعدہ اور کراچی کی مجلس کی طرف سے ۵۰۰/- روپے کا وعدہ پیش حضور کیا گیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد میں ہزار وعدے کس امر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؟ اس کی تشریح میں خدام بھائیوں کو مسجد جرمنی کے متعلق اختصاراً ابتداء سے تعارف کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جرمنی میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایسے مخلصین کی جماعت عطا فرمائی ہے۔ جو اپنے جوش و خروش اور اخلاص و عقیدت میں بعض پاکستانی جماعتوں سے بھی سبقت لے گئی ہے اور ان کی خواہش ہے کہ سرزمین جرمنی میں ایک نہیں بلکہ دو مساجد یکایک تیار ہو جائیں تاکہ وہ جلد از جلد سارے یورپ کو آغوش توحید میں لے آئیں۔ ایک مسجد نورنبرگ میں اور دوسری ہیمبرگ میں بنانا ضروری سمجھا گیا ہے۔ جرمن کے نومسلم بھائیوں نے نورنبرگ کی مسجد کے متعلق بجائے مالی امداد کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ تعمیر کا کام وہ خود اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتے ہیں۔

دوسری مسجد جو ہیمبرگ میں بنائی مقصود ہے۔ اس کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیارہ سو پونڈ میں زمین خرید فرمائی ہے۔ اس پر تعمیر کا خرچ اندازاً ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہوگا۔ خدام بھائیوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز منظور فرمائی ہے۔ کہ جرمن کی مسجد کے لئے ۱۵۰/- روپیہ عطیہ دینے والے مخلصین کے نام مسجد میں کسی موزوں جگہ کندہ کروا دیئے جائیں گے۔ سو حضور کے مذکورہ بالا ارشاد میں ہزار وعدے ڈیڑھ ڈیڑھ سو کے مراد ہیں۔

پس اگر جملہ مجالس اپنے محبوب و مقدس امام کی اس پاکیزہ خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کم از کم ڈیڑھ ڈیڑھ سو کے ہزار وعدے جلد از جلد پیش حضور کر کے دفتر وکالت مال کو ساتھ ہی ساتھ مطلع کرتے جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک بھلایا نہ جا سکے گا۔ خصوصاً اس لئے کہ مسجد جرمنی کی تعمیر میں مزید التوا سے خدشہ ہے کہ کہیں خریدی ہوئی زمین نہ چھن جائے۔ اللہ تعالیٰ اس روز بد سے بچائے اور یورپ میں اشاعت اسلام کے اس مؤثر ذریعہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق جملہ خدام بھائیوں کے حصہ میں آئے۔ آمین

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اہل قلم حضرات سے درخواست

رسالہ الفرقان سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بارے میں ایک خاص نمبر "سیرت خیر البشر نمبر" شائع کر رہا ہے۔ میں تمام اہل قلم حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے رشحات قلم سے نوازیں۔ شاعر حضرات اپنا قیمتی کلام ارسال فرمائیں۔

جملہ مقالات اور نظمیں پندرہ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ایڈیٹر الفرقان ربوہ

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتیں

تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ اس اہمیت کا احساس کریں جو تحریک جدید یورپ اور دیگر ممالک میں اسلام کے فروغ کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اگر آپ اس سلسلہ کو جاری دیکھنا پسند کرتے ہیں تو اپنے تحریک جدید کے وعدوں کو جلد سے جلد پورا فرما کر مرکز کی مدد کریں اور غیر از جماعت دوستوں سے بھی فروغ اسلام کیلئے عطیہ جات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

تتمہ نتیجہ امتحان کتاب فتح اسلام

منجانب مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق مجالس انصار اللہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" کا امتحان مقرر کیا گیا تھا۔ مگر مجالس کی تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑے احباب امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ تاہم جن لوگوں نے شمولیت کی ہے امتحانی پرچے بتاتے ہیں کہ انہوں نے پوری توجہ سے کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ مجالس انصار اللہ کے اراکین زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ مجلس انصار اللہ لاہور کے پرچے بعد میں موصول ہوئے ہیں۔ اس کا نتیجہ بطور تتمہ شائع کیا جاتا ہے۔

نام	نمبر	نام	نمبر
(۱) ملک منظور احمد خانصاحب لاہور	۳۷/۵۰	(۵) محمد داؤد صاحب قریشی لاہور	۲۸/۵۰
(۲) بابو انشاء اللہ خانصاحب "	۳۸	(۶) محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور	۳۸
(۳) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب "	۲۷	(۷) حافظ محمود الحسن صاحب لاہور	۳۱
(۴) محترمہ عائشہ صاحبہ بنت شیخ عبد القادر صاحب مبلغ لاہور	۳۷	(۸) شیخ محمد اکبر صاحب "	۳۰

نوٹ:- مکرم شیخ محمد اکبر صاحب باوجود پیرانہ سالی کے امتحان میں شامل ہوئے۔ زعیم اعلیٰ انصار اللہ لاہور نے لکھا ہے کہ شیخ صاحب موصوف کی عمر ۱۰۰ سال کے لگ بھگ ہے اور وہ نمازوں اور دینی کاموں میں خوب مستعد ہیں۔ نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔ امتحان میں شامل ہو کر پاس ہوئے ہیں۔

لمثل ھذا فلیعمل العاملون۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

احباب جماعت مشورہ دیں

بعض احباب نے تجویز کی ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ضروری ہے کہ "یوم خلافت" منایا جایا کرے۔ جس میں خلافت کی ضرورت اور اہمیت اور خلافت کی برکات کا ذکر ہوا کرے۔ احباب جماعت مشورہ دیں کہ اس غرض کے لئے کون سا دن مقرر کیا جائے

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

قائدین مجالس متوجہ ہوں

چندہ جات کے حسابات کو باقاعدہ رکھنے کے لئے شوریٰ ۵۲ء میں فیصلہ ہوا تھا اور اجتماع ۵۵ء میں پھر اس کی تجدید ہوئی کہ تمام مجالس ایک ہی نمونہ کے مطابق حسابات رکھیں جس کے لئے مرکز نمونہ کے فارم جملہ مجالس کو بھجوا دے اور مجالس خود ان کے مطابق رجسٹر روزنامچہ و کھاتہ جات تیار کریں۔ لیکن انسپکٹران خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مجالس نے تاحال مذکورہ رجسٹر تیار نہیں کئے۔ اور جن میں بنے ہوئے ہیں ان میں سے بھی بعض مرکزی نمونہ کے مطابق نہیں ہیں۔ لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ قائدین رجسٹر روزنامچہ اور کھاتہ کا نمونہ تیار کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ ان میں سے جو نمونہ آسان اور زیادہ موزوں ہو اس کے مطابق آئندہ فارم تیار کئے جائیں۔ کیونکہ حسابات کے لئے ہر مجلس میں ایک ہی نمونہ کے مطابق رجسٹر کا ہونا ضروری ہے۔ ایسے نمونہ جات ستمبر کے پہلے ہفتہ کے آخر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ اجتماع پر تیار ہو سکے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بہاولپور

برائے (۱) شارٹ ہینڈ (انگریزی و اردو) (۲) بک کیپنگ (۳) ٹائپ رائیٹنگ (انگریزی و اردو) (۴) Office Routine and Business Mathods (انگریزی و اردو) (۵) (ایف اے کا معیار)۔

کورس یکسالہ۔ فیس نادارد۔ فیس داخلہ ۱۵/- روپے ہوسٹل موجود شرائط:- میٹرک۔ درخواست بنام سپرنٹنڈنٹ ۱۵/۹/۵۶ تک لازم (پاکستان ٹائمز ۲۸/۸/۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان)

برہمن بڑیہ مورخہ ۲۶ اگست بوقت ۴ بجے مسجد المہدی کے میدان میں زیر صدارت کیپٹن ایچ آر رگنقو ایم بی۔بی۔ایس۔ یوم النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک بارونق جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں مقامی رؤسا اور معززین شامل ہوئے۔ مولانا ابو الخیر محمد محب اللہ صاحب نے دعا کی۔ اس کے بعد درویش عبد السلام صاحب نے درثمین سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد ڈاکٹر محمد انوار حسین صاحب۔ مولوی احمد علی صاحب مولوی کلیم اللہ صاحب۔ مولانا ابو الخیر محمد محب اللہ صاحب۔ محمد یوسف صاحب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف حالات بیان کئے۔ بعدۂ صدر جلسہ نے اجمالاً مختصر طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کامیاب رہا۔ الحمد للہ!

میر عبد الستار عفی عنہ
پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ

ملتان شہر

بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی زیر صدارت چوہدری عبد الرزاق صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ ملتان شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم بابو محمد سعید صاحب نے سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر پندرہ منٹ تک تقریر فرمائی۔

ازاں بعد مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر ڈیڑھ گھنٹہ تک مؤثر رنگ انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ذریعہ الٰہی کے حصول کے لئے عشق رسول انتہائی لازم ہے۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ رسول پاک سے کس قسم کا عشق ہونا چاہیئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق کو اس بارہ میں پیش کیا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی، فارسی اور اردو کلام کو پڑھ کر سنایا۔

اس سے قبل صدر جلسہ نے مکرم مولوی صاحب کا تعارف حاضرین جلسہ سے کرایا اور انہیں بتایا کہ کس طرح مولوی صاحب نے اسلام کی سربلندی کے لئے اٹھارہ سال تک بے سروسامانی کی حالت میں عظیم الشان کام سرانجام دیا ہے۔ آپ نے ان تکالیف کا بھی مختصر سا نقشہ کھینچا جو مکرم مولوی صاحب کو درپیش آتی رہی ہیں اور اس ضمن میں اپنی عینی شہادت بھی پیش کی۔

مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (عبد الحفیظ وکیل ملتان)

راولپنڈی

مورخہ ۲۶ کو بعد از نماز عصر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے مسجد احمدیہ واقعہ مری روڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم صدر مجلس نے جلسہ سیرۃ النبی کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا کہ سردار پاکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے خلاف مخالفین اسلام کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان اعتراضات کا جواب دیا جائے اور آپ کے اخلاق فاضلہ کو پیش کر کے مسلمانوں کو ان کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کی جائے۔

ازاں بعد مکرم محمد شریف صاحب لائلپوری چوہدری احمد جان صاحب۔ محمود احمد صاحب مختار شاہد۔ دین محمد صاحب شاہد۔ اور بالآخر صدر جلسہ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے سید الانبیاء و خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور آپ کے اخلاق عالیہ پر عمل کرنے کی پر زور تلقین کی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کافی تھی۔

عبد اللہ خان
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بالکل قریب آ رہا ہے۔ تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ مگر چندہ سالانہ اجتماع کی وصولیوں کی موجودہ رفتار تسلی بخش نہیں ہے براہ مہربانی جملہ قائدین حضرات اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعانت الفضل

مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب اسسٹنٹ ایگریکلچرل آفیسر تحصیل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کلور کوٹ ضلع میانوالی نے موٹر کے حادثہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بال بال بچ جانے پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں ہر دینی و دنیاوی شر اور حادثہ سے محفوظ رکھے اور حامی و ناصر ہو۔

(۲) حکیم محمد افضل صاحب فاروق اوچ شریف ضلع بہاولپور نے اپنے بچے کی صحتیابی پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ کسی مستحق شخص کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ کرنل بشیر احمد صاحب نے اپنی بچی کے میٹرک میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے الفضل کو بطور اعانت ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو مزید علمی کامیابی عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے (منیجر الفضل)

مشرقی پاکستان میں صدر کی حکومت قائم کردی گئی

صوبائی گورنر نے ابوحسین سرکار اور ان کے رفقاء کا استعفا منظور کرلیا

کراچی یکم ستمبر۔ صدر نے کل ایک فرمان کے ذریعے مشرقی پاکستان میں وہ تمام فرائض اور اختیارات خود سنبھال لئے ہیں جو صوبائی گورنر کو حاصل تھے یا جنہیں وہ استعمال کر سکتے تھے اور اس طرح صوبہ میں آئین کی دفعہ ۱۹۳ کے تحت صوبائی حکومت قائم کردی گئی ہے۔

ادھر صوبائی گورنر مسٹر ابوالقاسم فضل الحق نے مشرقی پاکستان اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمن خان کو دعوت دی ہے کہ وہ تشکیل وزارت کے امکانات کا جائزہ لیں۔

مشرقی پاکستان میں صدر کی حکومت کا قیام صوبائی گورنر کی ایک رپورٹ پر عمل میں لایا گیا ہے۔ صوبائی گورنر نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ صوبہ میں ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہے کہ حکومت نہیں چلائی جا سکتی۔ صدر کے فرمان کے مطابق مشرقی پاکستان اسمبلی کے اختیارات مرکزی پارلیمنٹ خود سنبھال سکتی ہے ..... یا کسی کو یہ اختیارات سنبھالنے کی اجازت دے سکتی ہے جب تک یہ فرمان نافذ العمل رہے گا۔ اس وقت تک صوبائی اسمبلی کی کوئی خالی نشست پر کرنا ضروری نہ ہوگا

ادھر صوبائی گورنر مسٹر ابوالقاسم فضل الحق نے مسٹر ابوحسین سرکار کی کابینہ کا استعفا منظور کر لیا ہے۔ سرکار کابینہ نے کل اپنا استعفا پیش کیا تھا۔

دریں اثنا باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صوبائی گورنر صوبہ میں ایک ایسی وزارت کا قیام چاہتے ہیں جو صوبائی اسمبلی کے مختلف مفادات کی نمائندگی کرتی ہو۔

غیر ملکی گندم ستمبر میں پہنچنا شروع ہوجائیگی

لاہور یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ غیر ملکی گندم ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں لاہور اور مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں میں پہنچنا شروع ہو جائے گی اور یہ سلسلہ سال رواں کے آخر تک جاری رہیگی بیان کیا جاتا ہے کہ صوبائی حکومت نے غذائی قلت کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مرکز سے تین لاکھ ۵۰ ہزار ٹن غیر ملکی گندم کی سپلائی کا مطالبہ کیا تھا۔ خیال ہے کہ اس مطالبہ کو بہت جلد پورا کر دیا جائے گا۔

اخراجات کی منظوری

کراچی یکم ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق صدر سکندر مرزا نے مشرقی پاکستان کی آمدنی میں سے یکم ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک کے عرصہ کے لئے اخراجات کی منظوری دے دی ہے۔

شاہ سعود کا تعزیتی پیغام

کراچی یکم ستمبر۔ شاہ سعود نے ایک پیغام میں پاکستان کے سابق گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کی وفات پر دلی صدمے کا اظہار کیا ہے۔

سعودی عرب کے سفیر متعینہ کراچی الامیر عبدالرحمن مسٹر غلام محمد مرحوم کی بیوی بیگم حسین ملک کے مکان پر گئے اور ذاتی طور پر مرحوم کے پسماندگان کو شاہ سعود کی طرف سے تعزیت کا پیغام دیا۔

طیارہ کے حادثہ میں دس ایشیائی ہلاک

وینکوور یکم ستمبر۔ کل یہاں کینیڈین پیسفک ائیر لائنز کے جس طیارے کو حادثہ پیش آیا تھا معلوم ہوا ہے اس میں ہلاک ہونے والوں میں دس ایشیائی تھے۔ ہلاک شدگان اور لاپتہ ہونے والے افراد کے نام اور پتے معلوم نہیں ہو سکے۔

علاقائی ٹرانسپورٹ بورڈوں کا ادغام

لاہور یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت مختلف علاقوں میں قائم شدہ بورڈوں کو ایک اختیار کے حامل ایک صوبائی بورڈ میں مدغم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ صوبائی ٹرانسپورٹ پنجاب ٹرانسپورٹ بورڈ کی طرح مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں نیم سرکاری انتظام کے تحت مسافر بسیں چلانے کا ذمہ دار ہوگا

آئزن ہاور اور ڈلس کے بیانات پر احتجاج

قاہرہ یکم ستمبر۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور اور وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے نہر سویز کے متعلق گزشتہ دنوں جو بیانات دیئے تھے۔ حکومت مصر نے ان کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

مسٹر ڈلس نے کہا تھا کہ ۱۸۸۸ء کے منشور کے ذریعہ نہر سویز کو بین الاقوامی حیثیت دے دی گئی ہے۔ یہ احتجاج واشنگٹن اور قاہرہ میں بیک وقت کیا گیا۔

درخواست دعا

میری چھوٹی لڑکی نعیمہ آشوب چشم سے بہت تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

سید عبدالغنی شاہ مٹھا ٹوانہ ضلع سرگودھا

شادی کمیشن رپورٹ ہر لحاظ سے مسترد کر دینی چاہیئے

عائلی کمیشن کے رکن مولانا احتشام الحق کا اختلافی نوٹ شائع کردیا گیا

کراچی یکم ستمبر۔ عائلی کمیشن کے رکن مولانا احتشام الحق تھانوی نے کمیشن کی رپورٹ کے متعلق اپنے اختلافی نوٹ میں سفارش کی ہے کہ یہ رپورٹ مذہبی یا عقلی، الغرض ہر نقطۂ نظر سے مسترد کر دی جائے۔ مولانا کا اختلافی نوٹ انگریزی ترجمہ کے ساتھ کل ایک غیر معمولی گزٹ میں شائع کیا گیا ہے۔ مولانا کا نوٹ ۵۵ صفحات اور انگریزی ترجمہ ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

مولانا نے اپنے اختلافی نوٹ میں شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کمشن کی رپورٹ کا آغاز ایک تمہید سے ہوتا ہے جو نہ صرف اسلام کے مسلمہ اصولوں اور شریعت کے مبادیات کو نقصان پہنچانے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ بلکہ غیر آئینی بھی ہے۔ کیونکہ اس تمہید کا ایک لفظ بھی بحث کے لئے کمشن کے ارکان کے روبرو پیش نہیں کیا گیا تھا۔ مولانا نے تمہید کی غیر آئینی نوعیت اور اس کے غیر اسلامی نظریات کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

مولانا احتشام الحق نے لکھا ہے۔ کہ خواتین کے حقوق کا تحفظ ایک اہم ترین مسئلہ ہے اور اس سلسلہ میں تقسیم برصغیر کے فوراً بعد ہی اقدامات کئے جانے چاہئیں تھے کیونکہ وسیع پیمانہ پر نقل وطن اور قتل عام نے بیاہ شادیوں کے المناک حالات پیدا کر دیئے تھے۔

مولانا نے لکھا ہے کہ کمیشن کے اجلاسوں میں میرے سوا ہر رکن اپنے آپ کو شریعت کا ماہر اور مجتہد سمجھتا تھا۔ چنانچہ قرآن پاک اور سنت نبوی کی خلاف ورزی اور اسلامی فقہ کا مضحکہ اڑانے میں متحد تھے اور انہوں نے رپورٹ میں اپنی کارروائی کو اجماع کا نام دے کر شریعت کی ایک فنی اصطلاح کی اہانت کی ہے۔

مولانا نے اسباب کا بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے سوالنامہ شائع کرنے کی مخالفت کی تھی۔ کیونکہ یہ کمیشن کے متعینہ فرائض سے انحراف تھا۔

صدر نے ایک سوالنامہ جاری کرنے کے متعلق بعض ممبروں کی ایک تجویز بھی مسترد کر دی۔ حالانکہ اجلاس میں ایک خاص قسم کا سوالنامہ جاری کرنے کا خیال ظاہر کیا گیا تھا۔ اس پر طرہ یہ کہ اسے نہ تو کارروائی میں درج کیا گیا۔ اور نہ اس پر کسی رکن کے دستخط کرائے گئے

مولانا نے اس بنا پر سوالنامہ جاری کرنے کی مخالفت کی ہے کہ ایک شرعی مسئلہ پر رائے عامہ معلوم کرنا اسلام اور شریعت سے مذاق کے مترادف ہے۔ جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔

پاکستان میں عجائب گھروں کی مہم

کراچی ۳۱ اگست۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی و ثقافتی تنظیم کے زیر اہتمام اکتوبر کے پہلے ہفتہ سے پاکستان بھر میں عجائب گھروں کی مہم چلائی جا رہی ہے یہ مہم مذکورہ تنظیم کی عجائب گھروں کی کونسل چلا رہی ہے۔ اور اس کا مقصد عوام کو یہ بتانا ہے کہ اجتماعی زندگی میں عجائب گھروں کا کیا درجہ ہے اور بین الاقوامی مفاہمت کے فروغ میں کس حد تک ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

اس ہفتے کا آغاز پشاور میں ہوگا جہاں گندھارا کی دو ہزار سالہ یوم پیدائش منایا جائیگا۔ پشاور کا علاقہ تیسری صدی قبل مسیح سے ساتویں صدی عیسوی تک بودھوں کا زبردست مرکز رہا ہے۔ اور اس زمانہ کے آثار عجائب گھروں کی زینت ہیں۔ یہ چیزیں ساری دنیا کے سیاح دیکھنے آتے ہیں۔

پاکستان کی برآمدی تجارت میں اضافہ

کراچی یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سے ہر ماہ پٹ سن کی تین لاکھ گانٹھیں غیر ممالک کو بھیجی جا رہی ہیں۔ سال رواں کی پہلی ششماہی میں جتنی تجارت ہوئی تھی اس سے پہلی ششماہی کے مقابلہ میں یہ ۲۸ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے زیادہ ہے۔ اس دوران میں کل ۹۵ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا مال برآمد کیا گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴